حیاتِ اعلیحضرت

۱۹۳۸ء

مظہر المناقب

جلد اوّل

از

ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی

باہتمام

مفتی محمد ظفر علی مہتمم دار العلوم امجدیہ

مکتبۂ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ

آرام باغ کراچی

جائز ہی ہو گا - اللہ اکبر یہ ہے نشان امامت اہلسنت و غلامی سرکار رسالت کا جلوہ و للہ الحمد

انھیں کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ اعلیحضرت قبلہ کی آنکھیں دکھنے آگئی تھیں اور اس زمانہ میں بوقت حاضری مسجد متعدد بار ایسا اتفاق ہوا کہ کبھی قبل نماز اور کبھی بعد نماز مجھے پاس بلا لیا اور فرمایا سید صاحب دیکھیے تو آنکھ کے حلقہ سے باہر پانی تو نہیں آیا ہے ورنہ وضو کر کے نماز اعادہ کرنا ہو گی

مولوی منشی محمد حسین صاحب میرٹھی موجد طلسمی پریس کا بیان ہے کہ اعلیحضرت نماز میں اس قدر احتیاط اور جزئیات مسائل کا ایسا خیال فرماتے کہ عام لوگ نہیں بلکہ اکثر علما اس کے سمجھنے سے بھی قاصر ہیں ایک سال میں ۲۰ رمضان شریف سے اعلیحضرت کی مسجد میں معتکف ہوا ۲۱ رمضان شریف سے اعلیحضرت نے بھی اعتکاف فرمایا ایک دن قبل اعتکاف عصر کے وقت تشریف لائے اور نماز پڑھا کر تشریف لے گئے میں مسجد کے اپنے کونے میں چلا گیا تھوڑی دیر میں مجھ سے ایک صاحب نے فرمایا آپ نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی میں نے کہا کہ میں نے حضرت کے پیچھے نماز پڑھ لی انہوں نے کہا کہ حضرت تو اب پڑھ رہے ہیں مجھے اس وجہ سے یقین نہیں آیا کہ بعد عصر نوافل نہیں اور اگر کسی وجہ سے نماز نہیں ہوئی تھی تو حضرت کا ایسا حافظہ نہیں کہ مجھے بھول جاتے اور مطلع نہ فرماتے انہوں نے مجھ سے پھر کہا کہ دیکھ لیجئے وہ پڑھ رہے ہیں میں نے بڑھ کر دیکھا تو واقعی پڑھ رہے تھے مجھے بحد حیرت ہوئی اور آگے بڑھ کر کھڑا رہا سلام پھیرتے پر عرض کیا حضور میری سمجھ میں نہیں آیا ارشاد فرمایا کہ قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد سانس کی حرکت سے میرے انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا تھا۔ چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے میں نے آپ سے نہیں کہا اور گھر جا کر بند درست کرا کے اپنی نماز پھر پڑھ لی۔

یہ ایسا واقعہ ہے کہ اکثر صاحبان کی سمجھ میں نہیں آتا صرف ایک بزرگ نے مجھ سے یہ سن کر اس کی بڑی عظمت کی - یہ بزرگ پیر عبد الحمید صاحب بغدادی ہیں بڑودہ میں تشریف لائے اور جامع مسجد میں ایک دن مغرب کی نماز پڑھائی میں نے ایسا اثر کبھی قرآن شریف پڑھنے کا نہیں دیکھا بعدہ معلوم کیا کہ یہ کون صاحب تھے تب ان سے ملنے ان کی قیام گاہ

آتشکدہ بہت پرانا ہے اوس کی پرستش کرتے ہیں اون سے مباحثہ کے لیے لوگوں نے
میرا نام لے دیا ہیں نے کہا کہ یہ لوگ جسے پوجتے ہیں اوسی سے پوچھ لو یعنی آتشکدہ میں جاکر
آگ سے پوچھ لو کہ وہ کس کی رعایت کرتی ہے لوگوں نے اسے محض دھمکانا سمجھا اور لوگوں
نے میرا اور وہاں کے ایک پجاری کا نام مقرر کرکے ایک تاریخ و وقت معین کرکے مناظرہ
کا اعلان کر دیا۔ وقت مقررہ پر تمام شہر کی مخلوق کثرت سے موجود تھی اس وقت میں نے اوس
پجاری سے کہا کہ پہلے آپ گھبرایا اور رکا میں نے خیال کیا کہ اگر میں بھی رکا تو لوگ محض دھمکی سمجھیں
گے اس وجہ سے تنہا اوس آتشکدہ میں چلا گیا۔ اور پورے ۲۰ منٹ آگ میں ٹھہر ا۔ بالعدہ نکل
آیا یہ دیکھکر بہت سے آتش پرست مسلمان ہو گئے ہیں تے لپنے ضعف ایمانی کی وجہ
سے اُن سے بکرر پوچھا کہ آپ کیسے آتشکدہ میں چلے گئے فرمایا قرآن مجید لے کر یہ سمجھ کر چلا
گیا جب ہم کو قرآن نار جہنم سے بچائے گا۔ تو اس معمولی آگ سے کیوں نہیں بچائے گا
اس واقعہ سے حضرات ناظرین اون بغدادی صاحب کی بزرگی اور قوت ایمانی کا اندازہ
لگالیں اون بزرگ نے مجھ سے اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ عصر کی نماز کا سنا
دوسرے دن اون سے پھر ملاقات ہوئی تو فرمایا آج ساری رات روتے گزری یہی کہتا رہا
کہ خداوندا تیرے ایسے ایسے بندے بھی ہیں جو اس احتیاط سے نماز پڑھتے ہیں۔

صلابت مذہبی و حق گوئی

حضرت سید شاہ اسمٰعیل حسن میاں صاحب مارہری کا بیان ہے
کہ ایک بار مولانا فضل رسول صاحب قدس سرہ العزیز کے
عرس میں مولانا احمد رضا خاں صاحب تشریف لائے تھے کسی نے مولوی سراج الدین صاحب
آنولوی کو میلاد شریف پڑھنے بٹھا دیا تھا۔ اونہوں نے اثناء تقریر میں یہ کہا کہ پہلے حضور اقدس صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں قیامت کے دن فرشتے روح ڈالیں گے چونکہ اس میں
حیات انبیا علیہم السلام کے مسلمہ اصول سے انکار نکلتا تھا یہ سن کر مولانا موصوف کا چہرہ متغیر
ہو گیا اور جناب مولانا عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا آپ اجازت دیں تو میں ان کو
منبر سے اتار دوں مولانا عبد القادر صاحب نے آنولوی صاحب کو بیان سے روک دیا اور